

مناسک حج

عازمین حج کھرے رخصت ہونے سے قبل دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں۔ جب ان کا جہاز کا حرام سے گزرتا ہوا ”مکلم“ کے میقات کے محاذ سے گزرتا ہے۔ اس وقت بھی خوشبو وغیرہ لگا کر دو رکعت نفل نماز ادا کی جاتی ہے اور دو سفید ان تلی چادروں کا احرام باندھ لیا جاتا ہے۔ احرام باندھنے کے بعد طواف کعبہ نصیب ہونے تک یہ سترت پڑھی جاتی ہے۔

لبیک اللہ لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والذمعة لک والملك لا
شریک لک لبیک۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

اللہم افتح لی ابواب
رحمتک۔

ترجمہ :- باب السلام مسجد حرام کا ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے سے رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللہم زد هذا البيت
تشریفنا وتعظیما وتکریمنا ومہابة

و براوزد من شرفه و کرمه ممن
حجہ او عتمرہ تشریفنا وتعظیما۔

طواف

بیت اللہ کا طواف حجر اسود کے پستے سے شروع کیا جاتا ہے۔ دوران طواف ہر قسم کی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ رکن یمانی پر پہنچ کر اسے ہاتھ سے چھو کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

بسم اللہ اللہ اکبر اللہم
انی اسئلك العفو والعافیة فی
الدنیا والاخرة ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا
عذاب النار۔

پہلا طواف کرتے وقت پہلے تین چکروں میں ”رمل“ کرتے ہیں یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چلتے ہیں اور باقی چار چکروں میں آہستہ چلنے کا حکم ہے۔ نیز احرام کی اوپر والی چادر بغل کے نیچے سے نکال کر اس کو دونوں طرف بانٹیں کندھے پر ڈال لیا جاتا ہے۔ طواف کرتے وقت ایسا کرنا منسوب ہے۔ اس کو ”اضطباع“ کہتے ہیں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو

رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں۔ یہ مقام بھی قبولیت کا ہے۔ یہاں بہت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر ”ملتزم“ پر آتے ہیں۔ یہ جگہ خانہ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ حضور ﷺ نے بخمارت دی ہے کہ اس جگہ پر جو دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے نوازی جائے گا۔

آب زم زم پینے سے قبل یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

اللہم انی اسئلك علما
نافعا و رزقا و اسعا و شفاء من کل
داء۔

مسجد الحرام سے باب السقاء کے راستے باہر نکلتے ہیں اور سیدھا صفا پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں اور قبلہ رخ ہو کر دعا کی جاتی ہے پھر وہاں کی طرف دوڑ کر چڑھتے ہیں اور دعا کی جاتی ہے۔

ردائی حج

آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ جہاں ٹھہرے ہوں وہیں سے منی کی طرف احرام

باندھ کر لپک کتے ہوئے چل نکلیں۔ یہاں ایک دن اور ایک رات رہنا پڑتا ہے۔ نویں ذی الحجہ کی صبح کو سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد منی سے روانگی ہو جاتی ہے۔

مسجد نمبرہ

منی سے مسجد نمبرہ کو جاتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے سے قبل غسل مستون ہے۔ غسل کے بعد امام کا خطبہ سنا جاتا ہے اور اس کے ساتھ مسجد میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے حاجتیں مانگی جاتی ہیں۔

عرفات سے مزدلفہ

سورج کے کامل طور پر غروب ہونے کے بعد عرفات سے بغیر نماز مغرب پڑھے مزدلفہ کو زائرین روانہ ہوتے ہیں۔ راستے میں ”لا الہ الا اللہ اللہ اکبر“ اور ”لبیک“ کی صدائیں نساء لبیبہ میں بلند ہو کر ایک عجیب کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ میدان مزدلفہ میں اتر کر تمام کاموں سے قبل اذان و تکبیر کہہ کر پہلے نماز مغرب صرف تین رکعت پھر تکبیر کہہ کر نماز عشاء صرف دو رکعت اور نماز وتر پڑھی جاتی ہے۔

مشعر الحرام

نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر نہایت تضرع و عاجزی اور گریہ زاری سے تکبیر، تہلیل، تحمید، تسبیح اور دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ بھی مقام قبولیت ہے۔

مزدلفہ سے روانگی

طلوع آفتاب سے پہلے یہاں سے

روانہ ہوتے ہیں راستے میں دعا ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتی ہیں۔ راستے میں دعا ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتی ہیں۔ منی کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں بڑی بھڑت ہوتی ہے۔ اس جگہ کانام وادی عصر ہے۔ یہاں سے چنے کے برادے کنکریاں اٹھائی جاتی ہیں۔

جرمہ عقبہ کورمی

منی کے قریب ”جرمہ عقبہ“ کی طرف ”لبیک لبیک“ کہتے ہوئے جاتے ہیں۔ یہ سب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ہے۔ یہاں آکر لبیک ترک کر دیتے ہیں اور جرمہ عقبہ کے سامنے نیچے کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بائیں طرف منی کو دائیں طرف کر کے سات کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں ہر کنکر مارنے سے پہلے ”اللہ اکبر اللہم اجعلہ حجا مبرور و سعیا مشکورا و ذنباً مغفورا“ پڑھا جاتا ہے۔ جرمہ عقبہ شیطان کی اس جگہ کانام ہے جس پر وہ غائب ہوا تھا اور یہ تین جگہ ہیں:

- (۱) جرمہ اولیٰ
- (۲) جرمہ وسطیٰ
- (۳) جرمہ عقبیٰ

ان جمرات پر کنکریاں مارنے کا نام رمی ہے۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے۔ مجبوراً بعد زوال بھی جائز ہے۔ رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔ اس کے بعد مرد حجامت کرائے، سارے سر منڈوائے۔

طواف افاضہ

یو نخر کو حجامت وغیرہ سے فارغ ہو

کر بیت اللہ شریف میں بہ نیت طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں آتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ نماز ظہر تک میں پڑھی جائے اور پہلے طواف افاضہ کر کے پھر صفاء مروہ کی سعی کر کے پھر آب زم زم پینی کر منی کو واپس چلے جاتے ہیں۔

گیارہ سے تیرہ ذوالحجہ تک رمی

بعد زوال قبل نماز ظہر جرمہ اولیٰ سے رمی شروع کرتے ہیں۔ جرمہ اولیٰ کے سامنے اور نزدیک کھڑے ہو کر ہر کنکر پر بیٹھ کر سات کنکریاں مارتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹ کر جرمہ بڈا کو پس پشت ڈال کر روپہ قبلہ کھڑے ہو کر حمد و ثناء و تسبیح و تہلیل و تحمید پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح جرمہ وسطیٰ پر بھی اسی طرح کنکریاں مار کر فوراً واپس ہو جاتے ہیں۔ پھر منی کو تیرہ (۱۳) ذی الحجہ سے رمی کرتے ہوئے کوچ کرتے ہیں۔ بارہ تاریخ کو بھی کوچ کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بارہ تاریخ کو جانے سات سات کے چودہ چودہ ہر جرمہ پر کنکریاں ماری پڑتی ہیں۔

طواف وداع

یہ طواف بیت اللہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے۔ جملہ کاموں سے فارغ ہو کر چلتے دقت بہ نیت طواف وداع طواف کر کے کعبہ کے دروازہ پر ملتزم اور چاہ زم زم پر دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آب زم زم پی کر حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی فوراً رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جاتے ہیں اور حرم نبویؐ میں حاضری دیتے ہیں۔